بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

روئے جاناں پہ گو نقاب نہیں — دیکھنے کی کسی مین تاب نہیں
دل مین رہ کر بھی بے نقاب نہیں — چھپنے والے ترا جواب نہیں
معرفت جتنی ہے شھود اتنا — اس کے جلووں کا کچہ حساب نہیں
آپ اجمال آپ ہی تفصیل — ذاتِ یکتا ترا جواب نہیں
وہی ظاہر ہے اور وہی باطن — ایک حیرت ہے اضطراب نہیں
ذرّہ ذرّہ میں جلوہ فرما ہے — کملی والے ترا جواب نہیں

کوئے جاناں کی گرد ہے انوارؔ
اس کی مٹی کبھی خراب نہیں

(۲)

مین حسنِ کرد گار کا آئنہ دار ہوں
اے چشمِ شوق دیکھ کہ تصویرِ یار ہوں

شاہد وہی، شہود بھی، مشہود بھی وہی
بر حق وہی ہے اور مین اک اعتبار ہوں

خلوت میں اسکے ساتھ ہوں، جلوت میں اسکے ساتھ
عرشِ بریں پہ محرمِ اسرارِ یار ہوں

حیرانیٔ نِگاہ کا عالم نہ پوچھئے
آئنہ رو کے سامنے آئنہ وار ہوں

مجھ میں ہے اقتران جلال و جمال کا
ارض وسما میں باعثِ صد اِفتخار ہوں

توفیقِ شکر کا ہو ادا شکر کس طرح
صدقے میرے کریم ترے بار بار ہوں

تقئید سے نکل سکوں بس میں نہیں مرے
ٹوٹے جو یہ حباب تو پھر بے کنار ہوں

جب تک رہے بقا و فنا کی یہ کشمکش
انوارؔ اپنے دوش پہ میں خود ہی بار ہوں

(۳)

نہ یہ حالِ زار ہوتا نہ یوں بیقرار ہوتا
مرے دل پہ کاش ظالم مجھے اختیار ہوتا

میں تماشہ گاہِ عالم میں تمہیں کو پوجتا ہوں
نہ نقاب تم الٹتے نہ میں یوں نثار ہوتا

ترے شوق نے کیا ہے تجھے عالم آشکارا
تجھے کون جان سکتا جو تو پردہ دار ہوتا

تری اوٹ بن گیا ہے مرا پردۂ تشخّص
میں جو راز فاش کرتا تو نہ راز دار ہوتا

ترا حُسن ایک آفت مرا عشق اک قیامت
نہ تو برق بن کے گرتا نہ میں شُعلہ بار ہوتا

انوارؔ سوزِ دل کا ترے راز کون جانے
نہ وہ یوں سلگتا رہتا جو نہ داغ دار ہوتا